از عدالت عظمیٰ

سویتا مبر استھانکواسی جین سمیتی ودیگر

بنام

دی ایلیجڈ کمیٹی آف منیجمنٹ شری آر جے اےئے کالج، آگرہ ودیگراں

تاریخ فیصلہ: 14 فروری، 1996

[کلدیپ سنگھ اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

آئین ہند:

آرٹیکل 226-کا دائرہ کار-ٹرائل کورٹ میں زیر التواء دیوانی مقدمہ-عبوری اور متفرقہ احکامات منظور کیے گئے-قرار پایا کہ، رٹ پٹیشن کے ذریعے چیلنج نہیں کیا جاسکتا-عدالتِ عالیہ، رٹ دائرہ اختیار میں خود کو اپیلٹ یا نظر ثانی عدالت میں تبدیل نہیں کر سکتی اور دیوانی عدالت کے عبوری/متفرق احکامات میں مداخلت نہیں کر سکتی۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908۔

دفعہ-9-مقدمہ عبوری/متفرق احکامات منظور کیے گئے-احکامات سے نالاں فریق—قرار پایا کہ، اپیل/نظر ثانی کے داد رسائی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے لیکن آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ پٹیشن کے ذریعے احکامات کو چیلنج نہیں کر سکتا۔

دو حریف منیجنگ کمیٹیوں یعنی ایک طرف اپیل کنندگان اور دوسری طرف جواب دہندگان 1 اور 2 کے درمیان آر جے انٹر کالج، آگرہ کے انتظامیہ کو تسلیم کرنے کے حوالے سے تنازعہ میں تعلیمی حکام نے ابتدائی طور پر اپیل کنندگان اور اپیل نمبر 2 کی طرف سے کالج کے منیجر کے طور پر پیش کردہ انتظامیہ کی اسکیم کو تسلیم کرتے ہوئے احکامات جاری کیے، اور بعد میں اپیل کنندگان کو کالج کا انتظام کرنے اور بینک کھاتوں کو چلانے سے روک دیا۔ اپیل گزاروں نے بعد کے احکامات کو ایک دیوانی مقدمہ میں چیلنج کیا جس میں آگرہ کے تیسرے ایڈیشنل سول جج نے اپیل گزاروں کے حق میں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

عبوری حکم امتناعی منظور کیا۔ مذکورہ مقدمے میں مدعاعلیہ نمبر 2 نے مقدمے کی سماعت کے لیے درخواست دائر کی جسے خارج کر دیا گیا۔

جواب دہندگان نمبر 1 اور 2 نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک رٹ پٹیشن دائر کی جس میں III ایڈیشنل سول جج کے ذریعے منظور کیے گئے مذکورہ بالا دو احکامات کو چیلنج کیا گیا، اور شکایت کو کالعدم قرار دینے کی بھی درخواست کی گئی۔ عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کو جزوی طور پر منظور کر لیا اور دونوں احکامات کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس نے مدعاعلیہ نمبر 2 کی استدعا کو مقدمے میں مدعاعلیہ کے طور پر شامل کرنے کی اجازت دی اور ضلعی جج کو ہدایت کی کہ وہ مقدمہ III ایڈیشنل سول جج کے علاوہ کسی اور عدالت میں منتقل کرے۔ عدالت عالیہ نے مدعاعلیہ نمبر 2 کو حکم امتناعی کی درخواست پر حتمی حکم امتناعی تک کالج کے منیجر کے طور پر کام کرنے کی بھی اجازت دی۔ نالاں ہو کر، اپیل گزاروں نے اپیل دائر کی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دی گیا کہ: 1.1. ہائی کورٹ نہ صرف پیٹنٹ کی غلطی میں پھنس گیا بلکہ آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنے دائرہ اختیار سے بھی تجاوز کر گیا۔ اگرچہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت عدالت عالیہ کا دائرہ اختیار خصوصی رٹس جاری کرنے تک محدود نہیں ہے، لیکن اس بات پر اتفاق رائے ہے کہ عدالت عالیہ اس غیر معمولی دائرہ اختیار کو عام قانون کے تحت دیوانی عدالت میں تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔

1.2. جب کوئی مقدمہ دو فریقوں کے درمیان زیر التواء ہو تو ٹرائل کورٹ کے ذریعے منظور کیے گئے عبوری اور متفرق احکامات جن کے خلاف اپیل یا نظر ثانی کا علاج دستیاب ہے، کو آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ پٹیشن کے ذریعے چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں دیوانی عدالت کو کسی مقدمے کی سماعت کا دائرہ اختیار حاصل ہے، عدالت عالیہ خود کو اپیلٹ یا نظر ثانی عدالت میں تبدیل نہیں کر سکتی اور دیوانی عدالت کے عبوری / متفرق احکامات میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ رٹ دائرہ اختیار کا مقصد فریقین کے درمیان انصاف کرنا ہے جہاں یہ کسی دوسرے فورم میں نہیں کیا جا سکتا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3368، سال 1996۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سی ایم ڈبلیو پی 12511، سال 1994 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 22.4.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے کے مہتا، پرمود سوروپ۔

جواب دہندگان کے لیے مس اندراجے سنگھ، سنجے پاریکھ اور اجیت پڈوسری۔

عدالت کا فیصلہ کلدیپ سنگھ، جسٹس کے ذریعے دیا گیا۔

خصوصی اجازت دی گئی۔

یہاں اپیل میں درخواست گزار نمبر 1، سوبتامبر استھانکواسی جین سمیتی (سوسائٹی)، سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت تصدیق شدہ ایک سوسائٹی ہے۔ سوسائٹی کا دعوی ہے کہ اس نے سری رتنامنی جین انٹر کالج (کالج) آگرہ سمیت مختلف تعلیمی اداروں کو قائم کیا ہے اور ان کا انتظام کر رہا ہے۔ یہ اپیل دو حریف انتظامی کمیٹیوں کے درمیان قانونی چارہ جوئی کا سلسلہ وار ہے، دونوں کالج کے انتظام کے حق کا دعوی کرتی ہیں۔

پچھلے دس سال سے زیادہ عرصے سے فریقین کے درمیان جاری قانونی چارہ جوئی کی تفصیلات میں جانا ہمارے لیے ضروری نہیں ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ جواب دہندگان 1 اور 2 نے یہاں کی اپیل میں 10 ستمبر 1991 کو سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت تصدیق شدہ ایک حریف سوسائٹی، یعنی RMJ ایجوکیشن سوسائٹی (RMJ سوسائٹی) حاصل کی۔ سوسائٹی اور RMJ سوسائٹی نے کالج کے انتظامیہ کے لیے اپنی الگ الگ اسکیمیں ڈپٹی ڈائریکٹر آف ایجوکیشن اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولز، آگرہ کو پیش کی ہیں۔ اپیل گزاروں نے یکم جولائی 1991 کو اپنی انتظامی کمیٹی کا انتخاب کیا جبکہ جواب دہندگان 1 اور 2 نے 21 جون 1991 کو ایک علیحدہ انتظامی کمیٹی کا انتخاب کیا۔ دونوں کمیٹیاں منظوری کے لیے ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولز سے رجوع کر رہی ہیں اور ان حکام کی طرف سے مختلف اوقات میں مختلف احکامات منظور کیے گئے ہیں۔

ڈپٹی رجسٹرار سوسائٹیز، مدعاعلیہ 6 نے یہاں اپیل میں، 19 مارچ 1994 کے حکم نامے کے ذریعے RMJ سوسائٹی کا اندراج منسوخ کر دیا۔ اس کے نتیجے میں ڈپٹی ڈائریکٹر تعلیم نے 23 مارچ 1994 کے حکم نامے کے ذریعے ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولز کو ہدایت کی کہ وہ اس معاملے میں فوری کارروائی کریں اور اپیل گزاروں کی طرف سے پیش کردہ انتظامیہ کی اسکیم کو تسلیم کریں۔ ایسا

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیا گیا اور اپیل کنندہ نمبر 2 کمل کمار جین کو کالج کے منیجر کے طور پر تسلیم کیا گیا اور انہیں بینک کھاتوں کا انتظام کرنے اور چلانے کی اجازت دی گئی۔ تاہم، اپیل گزاروں کی کامیابی قلیل مدتی تھی۔ ڈپٹی ڈائریکٹر ایجوکیشن اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولز نے اپنے احکامات واپس لے لیے اور اپیل گزاروں کو کالج کا انتظام کرنے اور بینک کھاتوں کو چلانے سے روک دیا۔ اپیل گزاروں نے سول جج آگرہ کی عدالت میں دیوانی مقدمہ نمبر 94/230 کے ذریعے ڈپٹی ڈائریکٹر آف ایجوکیشن اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف اسکولز کے احکامات کو چیلنج کیا۔ یہ مقدمہ آگرہ کے تیسرے ایڈیشنل سول جج کو منتقل کر دیا گیا جس نے 4 اپریل 1994 کے حکم امتناعی کے ذریعے اپیل گزاروں کی درخواست کے مطابق عبوری حکم امتناعی منظور کیا۔ یہاں اپیل میں مدعا علیہان 2 موتی لال جین نے 5 اپریل 1994 کو ایڈیشنل سول جج کے سامنے مقدمے میں فریق کے طور پر شامل کیے جانے کے لیے درخواست دائر کی۔ اس درخواست کو فاضل جج نے خارج کر دیا تھا۔

جواب دہندگان 1 اور 2 نے آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک رٹ پٹیشن کے ذریعے عدالت عالیہ کے سامنے چیلنج کیا، ایڈیشنل سول جج کے حکم کو جس کے ذریعے انہوں نے اپیل گزاروں کو عبوری راحت دی، اس حکم کو جس میں عرضی دائر کرنے کی درخواست کو خارج کیا گیا تھا اور شکایت کو کالعدم قرار دیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے درج ذیل شرائط میں رٹ پٹیشن کی اجازت دی:

> "اس طرح، درخواست جزوی طور پر اجازت کے لائق تھی۔ مذکورہ بالا 94 کے اصل مقدمہ نمبر 230 میں شکایت اور کارروائی کو کالعدم قرار دینے کی استدعا کو بنیادی طور پر اس بنیاد پر خارج کر دیا گیا ہے کہ استدعا گزاروں کے پاس آرڈر 7، قواعد 10 اور 11 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت ایک متبادل دادرسائی ہے۔
>
> 4.4.94 (پٹیشن کا ضمیمہ 20) کے حکم کو کالعدم قرار دینے کی استدعا کی اجازت ہے اور اسی طرح 5.4.94 (پٹیشن کا ضمیمہ 23) کے حکم کے معاملے میں بھی استدعا کو خارج کرنے کی استدعا کو خارج کیا گیا ہے۔ یہ دونوں احکامات مکمل طور پر کالعدم ہیں۔ سری موتی لال جین کی طرف سے مدعا علیہ کے طور پر مقدمے کی سماعت کی درخواست کی اجازت ہے۔ تیسرا ایڈیشنل سول جج، آگرہ کے سامنے 94 کے اصل مقدمہ نمبر 230، شری سویتامبر استھانکواسی جین سمیتی بنام علاقائی ڈپٹی ڈائریکٹر آف ایجوکیشن و دیگر اس میں کارروائی فوری

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طور پر ضلع جج، آگرہ کی عدالت میں منتقل کر دی گئی ہے جو اسے سری چندر بھان، III ایڈیشنل سول جج، آگرہ کے علاوہ مجاز دائرہ اختیار کی کسی دوسری عدالت میں منتقل کرے گا۔

یہ واضح کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ کے طور پر سری موتی لال جین کی گرفتاری کے بعد، اسے عبوری حکم امتناع کی درخواستوں اور شکایت کے خلاف جواب دعویٰ کے خلاف اعتراضات دائر کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ عبوری حکم امتناعی کی درخواست پر فاضل سول جج کے ذریعے فریقین کو سننے کے بعد نئے سرے سے غور کیا جائے گا، جس کے پاس مقدمہ منتقل کیا جاتا ہے۔

حکم امتناعی کی درخواست کے حتمی نمٹارے تک، شری موتی لال جین سری رتن مونی جین انٹر کالج، لوہامنڈی، آگرہ کی کمیٹی آف مینجمنٹ کے مینجر کے طور پر کام کرتے رہیں گے اور کسی کو بھی اس کے کام میں خلل ڈالنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 39، قواعد 1 اور 2 کے تحت منظور ہونے والے کسی بھی حکم کے بعد متاثرہ فریق کے پاس مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت فراہم کردہ اپیل / نظر ثانی دائر کرنے کی قانونی دادرسائی ہوگی۔

سوسائٹی اور کالج کے مینجر کمل کمار جین کی یہ اپیل عدالت عالیہ کے مذکورہ بالا فیصلے کے خلاف ہے۔

عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے میں مذکورہ عدالت کے سامنے رٹ پٹیشنروں کی درخواستوں کو درج ذیل طور پر نوٹ کیا:

"اس رٹ پٹیشن میں ایک حکم یا ہدایت کی استدعا کی گئی ہے جو مسل طلبی کے زمرے میں آتی ہو، تاکہ دعویٰ اور اصل مقدمہ نمبر 230 برائے 1994، شری سویتامبر استھانکواسی جین سمیتی و دیگر بنام ریجنل ڈپٹی ڈائریکٹر آف ایجوکیشن، آگرہ ریجن، آگرہ، سمیت تمام کارروائیاں کالعدم قرار دی جائیں۔ مزید برآں III ایڈیشنل سول جج، آگرہ مدعا علیہ نمبر 1 (رٹ پٹیشن کے ضمیمہ 20 اور 23) کے ذریعے منظور کردہ 4.4.94 اور 5.4.94 کے احکامات کو کالعدم قرار دینے کے لیے ایک رٹ، حکم یا ہدایت کی درخواست کی گئی ہے۔ مدعا علیہ نمبر 1، یعنی ایڈیشنل سول جج، آگرہ کو 94 کے اصل مقدمہ نمبر 230 میں مزید کارروائی کرنے سے روکنے کے لیے ایک اضافی استدعا ہے۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ متنازعہ نہیں ہے کہ ڈسٹرکٹ جج کے سامنے اپیل کا علاج جواب دہندگان کے لیے اس حکم امتناعی کے خلاف دستیاب تھا جس کے ذریعے ایڈیشنل سول جج نے جواب دہندگان کے خلاف عبوری حکم امتناعی منظور کیا تھا۔ مدعا علیہ نمبر 2 کی درخواستوں کو خارج کرنے والے 5 اپریل 1994 کے حکم کو بھی نظر ثانی کے ذریعے چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ عدالت عالیہ نے بھی اس پہلو کو درج ذیل الفاظ میں نوٹ کیا:

"یقیناً، وہ ضلعی جج کے دائرہ اختیار سے فائدہ اٹھا سکتا تھا، جسے اپیل کے ساتھ ساتھ نظر ثانی کی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔ لیکن کسی نہ کسی طرح اسے اس عدالت سے رجوع کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔"

ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ نہ صرف پیٹنٹ کی غلطی کا شکار ہوئی بلکہ آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنے دائرہ اختیار سے بھی تجاوز کر گئی۔ اگرچہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت عدالت عالیہ کا دائرہ اختیار خصوصی رٹس جاری کرنے تک محدود نہیں ہے، لیکن اس بات پر اتفاق رائے ہے کہ عدالت عالیہ اس غیر معمولی دائرہ اختیار کو عام قانون کے تحت دیوانی عدالت میں تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ جب دونوں فریقوں کے درمیان کوئی مقدمہ زیر التواء ہو تو ٹرائل کورٹ کے ذریعے منظور کیے گئے عبوری اور متفرق احکامات - جن کے خلاف اپیل یا نظر ثانی کی داد رسائی دستیاب ہے - کو آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت رٹ پٹیشن کے ذریعے چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں دیوانی عدالت کو کسی مقدمے کی سماعت کا دائرہ اختیار حاصل ہے، عدالت عالیہ خود کو اپیلٹ یا نظر ثانی عدالت میں تبدیل نہیں کر سکتی اور دیوانی عدالت کے عبوری / متفرق احکامات میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ رٹ دائرہ اختیار کا مقصد فریقین کے درمیان انصاف کرنا ہے جہاں یہ کسی دوسرے فورم میں نہیں کیا جا سکتا۔

لہذا ہم اخراجات کے ساتھ اپیل کی منظوری دیتے ہے اور عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ عدالت عالیہ کے سامنے مدعا علیہان 1 اور 2 کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن خارج ہو جائے گی۔ ہم اخراجات کو مدعا علیہ نمبر 2 کے ذریعے ادا کیے جانے والے 20,000 روپے کے طور پر شمار کرتے ہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document